کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں

جناب شیئرز کی خرید و فروخت کی تفصیلات ذکر فرماتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ فارورڈ سیل (Forward Sale) جائز نہیں کیونکہ (۱) یہ بیع مضاف الی المستقبل ہے، اور بیع مضاف الی المستقبل سوائے سلم کے اور کہیں جائز نہیں، اور یہاں سلم کی شرائط نہیں پائی جاتیں، قضایا فقہیہ معاصرہ میں مزید یہ بھی تحریر ہے کہ سلم میں ثمن عقد کے وقت دینا ضروری ہوتا ہے، اور یہاں ثمن بھی بعد میں دیا جاتا ہے۔

(۲) یہ بیع الکالی بالکالی کو مستلزم ہے۔

ان تفصیلات کی روشنی میں سوال یہ پوچھنا ہے کہ اگر فارورڈ سیل (Forward Sale) میں ثمن عقد کے وقت ہی دے دیا جائے، تو کیا اس وقت اس بیع کو سلم شمار کیا جا سکتا ہے؟ یا شیئرز کی بیع سلم کے لیے مزید کچھ شرائط بھی ضروری ہیں؟

عُزیر احمد قریشی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

معاون ڈاکٹر ذیشان احمد (ڈین KSBL)

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

شیئرز چونکہ کمپنی کے نقود، دیون اور اثاثوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور نقود و دیون میں بیع سلم درست نہیں ہوتی، لہذا شیئرز میں بھی سلم درست نہیں، خواہ ثمن عقد کے وقت ہی ادا کر دیا جائے، جبکہ عقدِ سلم کی صحت کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ معقود علیہ مثلیات میں سے ہو، اور شیئرز قیمیات میں سے ہیں؛ کیونکہ وہ نقود، دیون اور اثاثوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

لما فی المعاییر الشرعیة ۵۷۲

۱۱/۳ لا یجوز السلم فی الأسھم۔

وفیه أیضاً ۱۳۳

۲/۳ یجوز السلم فی المثلیات، کالمکیلات والموزونات والمذروعات والعددیات المتقاربة التی لا تتفاوت آحادھا تفاوتا یعتد به۔

واللہ تعالی أعلم

عزیز طارق بلوانی غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/ شوال/ ۱۴۳۸ھ

۹/ جولائی/ ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

۱۴/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۴/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود الحسن عفی عنہ

۱۵/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۱۶/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۷/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۷/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۲۰/۱۰/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۸۹۹/۱